معارف نبوی

فقہ النبی

جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: محسن ممتاز

نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے

— ۱ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:[۱] «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ: ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ»؟ قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: «فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ، يَمْحُو اللهُ بِهِ الخَطَايَا».

و عنه في رواية:[۲] «الصَّلَاةُ الْخَمْسُ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ».

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو، جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ

نہائے تو کیا اُس کے جسم پر میل نام کی کوئی چیز باقی رہ جائے گی؟ لوگوں نے عرض کیا: اِس صورت میں تو یقیناً میل کا کوئی شائبہ باقی نہ رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ اِن کے ذریعے سے بالکل اِسی طرح گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔[1]

اِنھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بڑے گناہوں سے بچا جائے تو پانچ نمازیں اور جمعے کے بعد دوسرا جمعہ گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔[2]

۱۔ اِس لیے کہ بندہ جب صحیح شعور کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو خدا کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے کہ وہ اُس کی معصیت سے اجتناب کرے گا۔ اِس کے نتیجے میں وہ ایک نماز سے دوسری نماز کی لغزشوں پر لازماً ندامت محسوس کرتا اور اُن سے بچنے کے لیے ایک نئے عزم اور ارادے کے ساتھ زندگی کی مصروفیتوں کی طرف لوٹتا ہے۔ غور کیجیے تو توبہ کی حقیقت بھی یہی ہے اور توبہ کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ بندے کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔

۲۔ یہ ٹھیک وہی مضمون ہے جو سورۂ نساء (۴) آیت ۳۱ میں اِس طرح بیان ہوا ہے کہ اگر بڑے گناہوں سے بچتے رہے، جن سے تمھیں منع کیا جا رہا ہے تو تمھاری چھوٹی برائیوں کو ہم تمھارے حساب سے ختم کر دیں گے اور تمھیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ بڑے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھنے کا صلہ اُس نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اِس کے بعد آدمی کے چھوٹے گناہوں کو وہ اپنی بے پایاں رحمت سے معاف کر دیتا ہے۔ یہ معافی، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو قائم رکھنے ہی سے ہوتی ہے، اور نماز اِسی تعلق کا اولین اظہار ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۵۲۸ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس کے متابعات اِن کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۷۶۵۱۔ مسند احمد، رقم ۸۹۲۴، ۹۶۹۲۔ صحیح مسلم، رقم ۶۶۷۔ سنن ترمذی، رقم ۲۸۶۸۔ سنن نسائی، رقم ۴۶۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۱۹۔ تعظیم قدر الصلاۃ، مروزی، رقم ۹۲، ۹۳۔

مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱۳۱۳۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۴۹۶۵، ۴۹۶۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۷۲۶۔ مسند السراج، رقم ۱۲۶۰۔ الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذالک، ابن شاہین، رقم ۵۱۔ السنن الصغیر، بیہقی، رقم ۴۷۵۔

۲۔ یہ روایت اصلاً صحیح مسلم، رقم ۲۳۳ سے لی گئی ہے۔ اس کے متابعات اِن مراجع میں نقل ہوئے ہیں: مسند احمد، رقم ۸۷۱۵۔ سنن ترمذی، رقم ۲۱۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۰۸۶۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۳۱۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۷۳۳، ۲۴۱۸۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱۳۱۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۴۸۶۔ مسند السراج، رقم ۵۳۲، ۵۳۳، ۱۴۷۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۴۱۳۳، ۴۱۳۵۔

"انسان چونکہ اِس دنیا میں اپنا ایک عملی وجود بھی رکھتا ہے، اِس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اُس کا جذبۂ عبادت جب اُس کے اِس عملی وجود سے متعلق ہوتا ہے تو پرستش کے ساتھ اطاعت کو بھی شامل ہو جاتا ہے۔ روزہ اِسی اطاعت کا علامتی اظہار ہے۔ اِس میں بندہ اپنے پروردگار کے حکم پر اور اُس کی رضا اور خوشنودی کی طلب میں بعض مباحات کو اپنے لیے حرام قرار دے کر مجسم اطاعت بن جاتا اور اِس طرح گویا زبان حال سے اِس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے حکم سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ اگر قانون فطرت کی رو سے جائز کسی شے کو بھی اُس کے لیے ممنوع ٹھیرا دیتا ہے تو بندے کی حیثیت سے زیبا یہی ہے کہ وہ بے چون وچرا اِس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔"

(جاوید احمد غامدی، میزان ۳۵۶)